بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ

سلسلہ اشاعت ۹۹ ماہ جمادی الاخریٰ سنہ ۱۴۰۱ھ

انتباہ

محقق صاحب نے (جن کا تعارف آگے آرہا ہے) محض الفاظ کی گرفت اور مفہوم سے صرف نظر کر کے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ ہم نے جماعت کی بنیاد سنہ ۱۳۸۵ھ میں ڈالی تھی اور یہ کہ ہمارا اُسی جماعت سے تعلق ہے حالانکہ یہ ایک اِلزام ہے، وہ جماعت ختم ہو چکی، ہمارا اُس جماعت سے کوئی تعلق نہیں، وہ ایک فرقہ کی ذیلی جماعت تھی اور اب ہم فرقہ واریت سے تائب ہو کر مسلم ہو چکے ہیں. جس پمفلٹ کا محقق صاحب نے حوالہ دیا ہے وہ فرقہ واریت کے زمانہ کا پمفلٹ ہے لہٰذا کالعدم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم سنہ ۱۳۹۵ھ میں اللہ تعالیٰ کی بنیاد ڈالی ہوئی جماعت المسلمین میں شامل ہو گئے، مسلم بنتے رہے اور جماعت ترقی کرتی رہی۔

جمعیت اہلحدیث بہاولپور نے ایک کتابچہ "مسعود بی ایس سی کی جماعت المسلمین پر ایک نظر" کے عنوان سے حال ہی میں شائع کیا ہے۔ یہ کتابچہ خود ساختہ فرقہ وارانہ نام کی حمایت اور اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام کی مخالفت کا شاہکار ہے۔ اسے ایک محقق صاحب نے تحریر کیا ہے جنہوں نے اپنے نام کو پردۂ خفا میں رکھا ہے، غالباً اس لئے کہ ان کی شہرت کو بٹہ نہ لگے، کیونکہ ہر سنجیدہ آدمی اس کتابچہ کے مضمون کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا اور لکھنے والے کے متعلق بری رائے قائم کرنے پر مجبور ہوگا۔ کاش محقق صاحب پردہ میں بیٹھنے کے بجائے سامنے آتے۔

ہم مناظرہ میں الجھنا نہیں چاہتے اس لئے کہ اس سے ٹھوس کاموں میں خلل واقع ہوتا ہے لیکن کیا کیا جائے کہ بعض نوجوانوں نے ہمیں مجبور کیا کہ اس کتابچہ کا جواب لکھا جائے لہٰذا ہمیں جواب کے لئے قلم اٹھانا پڑا، تاہم ہم نے اپنی عدیم الفرصتی کی وجہ سے تفصیلی جواب سے گریز کیا ہے، مختصر جواب دیدیا ہے تاکہ سمجھنے والے سمجھ جائیں۔

ہم اپنے اس مضمون میں محقق صاحب کے اعتراض کو "غلط فہمی" کے عنوان سے ذکر کریں گے اور اپنے جواب کو "ازالہ" کے عنوان سے۔ و باللہ التوفیق۔

محقق صاحب کی غلط فہمیاں اور انکا ازالہ

غلط فہمی محقق صاحب اپنی جماعت یعنی اہلحدیث کے متعلق لکھتے ہیں:-

"یہی اہلِ حق ہیں جن کو جو کبھی لڑائی لڑنی پڑتی ہے، کبھی اس محاذ پر اور کبھی اس محاذ پر" (کتابچہ صہ ۳ سطر ۲)

ازالہ لیکن جماعت المسلمین کے محاذ پر انہیں بہت بڑی شکست کا منہ دیکھنا پڑا، اپنے فرقہ کو فرقہ واریت کی چھاپ سے نہ بچا سکے اور نہ اپنے فرقہ وارانہ نام کا ثبوت قرآن و حدیث سے دے سکے۔ فللہ الحمد۔

محقق صاحب نے جماعت اہلحدیث کو اہلِ حق کہا ہے، ان کے اس دعوے کے ابطال کے لئے ہم قارئینِ کرام کی توجہ بطور نمونہ مندرجہ ذیل اقتباس کی طرف مبذول کراتے

ہیں :-

"یہ نام منجانب اللہ ہمیں دربار رسالت سے ملا ہے، صحابہ، تابعین اور تبع تابعین سب اہلِ حدیث کہلاتے تھے"

(الاعتصام ۔ مورخہ ۵ محرم ۱۴۰۱ھ صہ ۱)

محقق صاحب، کیا اس عبارت میں حق بیان کیا گیا ہے؟ کیا اس نام کو دربارِ رسالت کی طرف منسوب کرنا افترا نہیں ہے؟ اگر نہیں ہے تو محقق صاحب براہِ کرم جماعت اہلحدیث کے ترجمان "الاعتصام" کی صفائی میں وہ حدیث پیش فرمائیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام دیا ہو، ہمیں معلوم ہے کہ محقق صاحب ایسی حدیث پیش نہیں کر سکیں گے اور ہرگز پیش نہیں کر سکیں گے تو اپنے کو اہلِ حق کہنے کے بجائے کچھ اور کہیں تو مناسب ہے۔

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں :-

"وہ نام قرآن و حدیث کا لیتے ہیں لیکن مخالفت اہلحدیث کی کرتے ہیں"

(کتابچہ صہ ۳ سطر ۱۱)

ازالہ ہم قرآن و حدیث کا نام بھی لیتے ہیں اور اس کی موافقت بھی کرتے ہیں مثلاً ہم فرقوں کی مخالفت کرتے ہیں اس لئے کہ قرآن و حدیث میں فرقوں کی مذمت آئی ہے۔

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں :-

"ترقی کرکے تو آدمی اہلِ حدیث بنتا ہے، اہلِ حدیث سے ترقی کرکے وہ پھر کدھر جا سکتا ہے"

(کتابچہ صہ ۴ سطر ۲۳، ۲۴)

ازالہ محقق صاحب کے ان الفاظ سے تعلّی اور فخر کا اظہار ہوتا ہے جس کا انہوں نے ہمیں الزام دیا ہے۔

(ملاحظہ ہو کتابچہ صہ ۳ سطر ۹)

فرقہ واریت سے تائب ہو کر آدمی مسلم بنتا ہے، یہ ترقی نہیں تو اور کیا ہے؟

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں :-

"اگر جماعۃ المسلمین کا لفظ حدیث لیشھدن جماعۃ المسلمین (عورتیں جماعۃ المسلمین کے ساتھ عیدگاہ جائیں) میں اسی معنی میں ہوتا جس معنی میں مسعود صاحب نے کر ایک نیا فرقہ کھڑا کر دیا ہے تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف عورتوں کو ہی حکم دیتے کہ وہ جماعت المسلمین کے ساتھ عیدگاہ جائیں، مردوں کو حکم دیتے کہ وہ

بھی جماعت المسلمین کے ساتھ عید پڑھیں، کسی اور فرقہ کے ساتھ نہ جائیں، کیا جماعت المسلمین صرف عورتوں کے لئے ہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ہی حکم دیا۔"

(کتابچہ صد ۵، سطر ۲ تا ۷)

ازالہ افسوس محقق صاحب نے صحیح بخاری کو دیکھنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔

"فیشھدن جماعۃ المسلمین" تو ان عورتوں کے متعلق کہا جا رہا ہے جو اذیت ماہانہ کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتی تھیں، ان کو غلط فہمی ہو سکتی تھی کہ وہ اس فطری عذر کی بناء پر عیدگاہ نہ جائیں تو کوئی حرج نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی متوقعہ غلط فہمی کو دُور کر دیا، فرمایا:۔

فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ (صحیح بخاری کتاب العیدین باب اعتزال الحیض المصلی)

رہیں وہ عورتیں جو اذیتِ ماہانہ میں ہوں تو وہ بھی جماعت المسلمین کے ساتھ (عیدگاہ میں) حاضری دیں اور ان کی دُعاؤں میں شریک ہوں لیکن ان کی نماز پڑھنے کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں:۔

"سب سے پہلے محدثین جماعت المسلمین کی بنیاد رکھتے"

(کتابچہ صد ۵ سطر ۸)

ازالہ محدثین کے زمانہ میں تو جماعت المسلمین موجود تھی اور وہ اُس جماعت المسلمین میں شامل تھے جس کی بنیاد اللہ تعالےٰ نے رکھی تھی اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے مسلسل چلی آ رہی تھی۔

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں:۔

"رسول کریمؐ نے اُسی جماعت المسلمین کے بارے میں تو فرمایا تھا لا تزال طائفۃ من امتی گروہ ہمیشہ رہے گی...... مسعود صاحب یا تو اپنی جماعت کا اس نام کے ساتھ ہر زمانہ میں موجود ہونا ثابت کریں ورنہ تسلیم کریں کہ وہ جماعت المسلمین آپ والی جماعت نہیں بلکہ وہ جماعت المسلمین اہلحدیث ہی ہے جو شروع زمانے میں اپنے اصلی نام سے موسوم تھی۔"

(کتابچہ صد ۶ و ۷)

ازالہ ناظرینِ کرام خط کشیدہ الفاظ پر غور فرمائیں، محقق صاحب لکھتے ہیں کہ وہ جماعت المسلمین اہلحدیث ہی ہے جو شروع زمانہ میں اپنے اصلی نام سے موسوم تھی۔"

اصلی نام سے مُراد جماعت المسلمین کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے، محقق صاحب نے تسلیم کر لیا کہ شروع زمانہ میں جماعت المسلمین موجود تھی اور بقول محقق صاحب اپنے اصلی نام کے ساتھ موجود تھی، اب ہمیں شروع زمانہ میں جماعت المسلمین کا وجود ثابت کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اب یہ محقق صاحب کی ذمہ داری ہے کہ وہ شروع زمانہ میں اہلحدیث نام کی کسی جماعت کا وجود ثابت کریں ورنہ اس جماعت کو چھوڑ دیں جو شروع زمانہ میں نہیں تھی۔

رہا محقق صاحب کا یہ فرمانا کہ "لاتزال طائفۃ من امتی" کے بموجب جماعت المسلمین کا ہمیشہ پایا جانا ضروری ہے تو بالکل اسی بنیاد پر ہر زمانہ میں اہلحدیث جماعت کا پایا جانا ضروری ہے اور بالکل انہی صفات کے ساتھ جو احادیث میں بیان کئے گئے ہیں۔ وہ صفات درج ذیل ہیں:۔

(۱) ظاہرین علی الحق لا یضرھم من خذلھم (صحیح مسلم عن ثوبانؓ)	وہ حق پر غالب ہوں گے، جو انہیں چھوڑ دیگا وہ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔
(۲) ظاہرین علی الناس (صحیح مسلم عن مغیرۃؓ)	وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔
(۳) لن یبرح ھذا الدین قائما یقاتل علیہ عصابۃ من المسلمین (صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃؓ)	یہ دین اسی طرح قائم رہے گا، اس دین کیلئے مسلمین کی ایک جماعت جنگ کرتی رہے گی۔
(۴) یقاتلون علی الحق (صحیح مسلم عن جابر بن عبداللہؓ)	وہ حق پر جنگ کرتے رہیں گے۔
(۵) ھم ظاھرون علی الناس (صحیح مسلم عن معاویۃؓ)	وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔
(۶) ولا تزال عصابۃ من المسلمین یقاتلون علی الحق (صحیح مسلم عن معاویۃؓ)	مسلمین کی ایک جماعت ہمیشہ حق کے لئے جنگ کرتی رہے گی۔
(۷) لاتزال عصابۃ من امتی یقاتلون علی امر اللہ قاھرین	میری اُمت کی ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے امر کے لئے جنگ کرتی رہے گی، وہ اپنے

لعدوھم (صحیح مسلم عن عبداللہ بن عمرو رض) دشمن پر قاہر ہوں گے۔

مندرجہ بالا احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ جماعت المسلمین کی ایک جماعت ہوگی، وہ جماعت ہمیشہ جنگ کرتی رہے گی اور اپنے دشمن پر قاہر و غالب ہوگی۔ محقق صاحب ذرا بتائیں کہ تاریخ کے گذشتہ ادوار میں وہ کونسی جماعت اہلحدیث تھی جو ان صفات پر پوری اُترتی ہو اور وہ ہر زمانہ میں مسلسل رہی ہو۔

محقق صاحب "لاتزال" سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ وہ جماعت ہمیشہ رہے گی کبھی منقطع نہیں ہوگی تو کیا پھر اہلحدیث جماعت کا یہی حال رہا ہے کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور کبھی منقطع نہیں ہوئی۔ جماعت اہلحدیث کچھ عرصہ قبل ہندوستان میں بنی، اس سے پہلے وہ کہاں تھی؟ محقق صاحب، کیا آپ صدیوں کے اس خلاء کو پُر کر سکتے ہیں، دوسرے ممالک کے لوگ نہ تو اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں اور نہ اس جماعت کو پہچانتے ہیں، البتہ ماضی قریب میں آمد و رفت در ربط و ضبط زیادہ ہو جانے کے باعث بعض ممالک میں کچھ تعارف ہو گیا ہے۔

"لاتزال" سے ہمیشہ رہنا اور منقطع نہ ہونے پر استدلال کرنا صحیح نہیں، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ (المائدۃ-۱۳) (اے رسولؐ) آپ بنی اسرائیل کی طرف سے ہمیشہ کسی نہ کسی خیانت کی خبر سُنتے رہیں گے۔

ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر وقت و ہر آن مسلسل خیانت کی خبریں نہیں آتی تھیں بلکہ وقفے کے ساتھ آتی تھیں، لہذا "لاتزال" سے غیر منقطع ہونے کا استدلال صحیح نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِىْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ (صحیح بخاری کتاب الادب وصحیح مسلم کتاب البر) جبریل مجھے ہمیشہ پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہوا کہ وہ اس کو وارث قرار دیدینگے۔

اس حدیث سے بھی ظاہر ہوا کہ (مازال) سے تسلسل بلا انقطاع مراد نہیں بلکہ جبریل کی وصیت وقفوں کے ساتھ جاری رہتی تھی۔

چلتے چلتے ہم ایک اہلِ زبان سے (لاتزال) کے مفہوم بالانقطاع کا عملی ثبوت بھی پیش کرتے ہیں:۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:۔

أقعد فاشرب فشربت ثم قال اشرب فشربت ثم قال اشرب فشربت فلم ازل اشرب ويقول اشرب حتى قلت والذى بعثك بالحق ما اجد له مسلكا (رواه الحاكم على شرط الشيخين و وافقه الذهبي، المستدرك كتاب الهجرة جزء ۳ ص ۱۵)	بیٹھ جاؤ اور (دودھ) پیو میں نے پیا ، آپؐ نے فرمایا اور پیو، میں نے (اور) پیا، آپؐ نے فرمایا اور پیو، میں نے (اور) پیا، میں برابر پیتا رہا اور آپؐ فرماتے رہے اور پیو، یہاں تک کہ میں نے کہا اُس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اب میں اس کے لئے جگہ نہیں پاتا۔

دُودھ کا پینا وقفوں کے ساتھ جاری تھا نہ کہ مسلسل بِلا انقطاع، لہٰذا ثابت ہوا کہ لم ازل سے یہاں بھی "مسلسل بِلا انقطاع" مراد نہیں ہے۔

مندرجہ بالا آیت اور حدیث سے ثابت ہوا کہ "لاتزال" سے ہمیشہ مسلسل بلا انقطاع (CONTINUOUS) ہی مراد نہیں ہوتا بلکہ مسلسل بالانقطاع (CONTINUAL) بھی مراد ہوتا ہے اور حدیث "لاتزال طائفة من امتی" میں یہی مراد ہے یعنی وقفوں کے ساتھ جاری رہنا اور یہ چیز حدیث سے بھی ثابت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ.	تم جماعت المسلمین اور اس کے امیر سے چمٹے رہنا۔

حضرت حذیفہ رضؓ نے پوچھا:۔

فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ؟	اگر مسلمین کی نہ جماعت ہو اور نہ امام (تو کیا کروں)؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا.	پھر بھی تم ان تمام فرقوں سے علیٰحدہ رہنا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اس حدیث سے بالبداہت ثابت ہوا کہ جماعت المسلمین کا تسلسل بالانقطاع ہوگا، اُس کے وجود میں وقفے آتے رہیں گے، اگر محقق صاحب کو یہ وقفے منظور نہیں تو یہ چیز خود اُن کے بھی خلاف پڑیگی، محقق صاحب بتائیں کہ اس زمانہ میں جماعت

اہلحدیث کس مقام پر جنگ کر رہی ہے ؟ یا آج سے دس میں سال پہلے کس مقام پر جنگ کر رہی تھی ؟ اور وہ کونسے دشمن تھے جن پر وہ غالب و قاہر تھی ۔

غلط فہمی | محقق صاحب لکھتے ہیں :-

" رسول کریم ؐ نے جہاں گمراہ فرقوں کا ذکر کر کے ایک ناجی فرقے کا ذکر کیا ہے وہاں انہوں نے جماعت المسلمین کا نام نہیں لیا .... بلکہ ما انا علیہ و اصحابی کہا :

(کتابچہ ص۸ ، سطر ۳ تا ۶)

ازالہ | محقق صاحب نے مذکورہ بالا عبارت میں ایک حدیث نقل کی ہے " ما انا علیہ و اصحابی " محقق صاحب اس حدیث کو صفحہ ۶ ، سطر ۱۹ میں بھی پیش کر چکے ہیں ، وہاں محقق صاحب لکھتے ہیں : " کہ ان کا مذہب اہل سنت والجماعت ہوگا " ۔ قارئین کرام غور فرمائیں کیا یہ تحریف معنوی نہیں ہے ؟ الفاظ کچھ ، ترجمہ کچھ ۔ اہلحدیث کو چاہیئے کہ اب کتاب و سنت کا استعمال چھوڑ دیں اور یہی اصطلاح استعمال کریں جو محقق صاحب نے تجویز کی ہے ۔

محقق صاحب نے تحقیق نہیں کی اور افسوس ہے کہ اس حدیث کو پیش کر دیا ۔ یہ حدیث ضعیف ہے اور حجت کے قابل نہیں ہے اور صحیح حدیث کے بھی مخالف ہے ، علامہ محمد ناصر الدین الالبانی لکھتے ہیں " علته عبد الرحمٰن بن زیاد الافریقی وھو ضعیف " (مشکوٰۃ مع تعلیقات للالبانی جزء اوّل ص۶۱) اس کی علت عبد الرحمن بن زیاد افریقی ہے اور وہ ضعیف ہے ۔ اس سلسلہ کی صحیح حدیث یہ ہے :-

حضرت معاویہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اِنَّ ھٰذِہٖ الملة ستفترق علیٰ ثلٰث و سبعین . ثنتان و سبعون فی النار و واحد فی الجنة وھی الجماعة (ابوداؤد . کتاب السنة جزء ۲ ص۲۸۳)

اس ملت کے ۷۳ حصے ہو جائیں گے ، ۷۲ دوزخ میں (جائیں گے) اور ایک جنت میں اور وہ (حصہ) جماعت ہوگی ۔

یہ حدیث مسند احمد میں بھی ہے ۔ علامہ الالبانی لکھتے ہیں : " وسندھما صحیح " (مشکوٰۃ مع تعلیقات للالبانی جزء اوّل ص۶۱) ۔

دیکھیئے اس حدیث میں جماعت کا لفظ موجود ہے ۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس حدیث میں جماعت المسلمین نہیں ہے ، صرف جماعت ہے تو

سوال یہ ہے کہ آخر وہ جماعت کن لوگوں کی ہوگی، ظاہر ہے کہ وہ جماعت، مسلمین ہی کی ہوگی خصوصاً ایسی حالت میں کہ دوسری احادیث میں جماعت کا مضاف الیہ "المسلمین" موجود ہے، دو احادیث صحیح بخاری کے حوالہ سے اوپر گذر چکی ہیں، ایک حدیث اور ملاحظہ فرمائیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ثلاث لا یغل علیہن قلب مؤمن: اخلاص العمل للہ، والطاعۃ لذوی الامر، ولزوم جماعۃ المسلمین (رواہ الحاکم وصححہ علی شرط البخاری و مسلم ووافقہ الذہبی۔ المستدرک جزء اول صـ۸۷)

تین باتیں ایسی ہیں کہ جن کے معاملہ میں مؤمن کا قلب خیانت نہیں کرتا: عمل کو خالص اللہ کے لئے کرنا، امراء کی اطاعت کرنا اور جماعت المسلمین سے چمٹے رہنا۔

دیکھنا یہ ہے کہ اس حدیث کی روشنی میں محقق صاحب کا دل کیا کہتا ہے، محقق صاحب اگر تحقیق کا حق ادا کرنا چاہیں تو انہیں یہ مضاف الیہ اور بھی حدیثوں میں مل سکتا ہے۔

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں:۔

"کوئی اچھا لقب رکھنا بھی گمراہی ہے"۔

(کتابچہ صـ۸، سطر ۹)

ازالہ کسی اچھے لقب کو فرقہ وارانہ امتیازی نام کی حیثیت سے رکھنا گمراہی ہے۔ اچھا لقب تو اہل قرآن بھی ہے تو کیا آپ اس لقب سے اپنی جماعت کو موسوم کرنے کے لئے تیار ہیں؟

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا" لا یبقی من الاسلام الا اسمہ"

(کتابچہ صـ۹ سطر ۶)

ازالہ محقق صاحب نے تحقیق نہیں کی، یہ حدیث بھی ضعیف ہے، اس میں ایک راوی بشر بن الولید القاضی ضعیف ہے۔

(مشکوٰۃ مع تعلیقات للالبانی جزء اول صـ۹۱)

اہل حدیث کی یہ بھی ایک خصوصیت ہے کہ انکے ہاں محقق بھی یہ نہیں دیکھتے کہ

جو حدیث وہ پیش کر رہے ہیں وہ صحیح بھی ہے یا نہیں، حدیث کے نام سے جو کچھ ملا لکھنے سے مطلب۔ مخالف مانے یا نہ مانے قارئین تو مرعوب ہو جائیں گے۔

غلط فہمی | محقق صاحب لکھتے ہیں:۔

"آپ دونوں نے سلف و خلف کو مشرک، گمراہ اور فرقہ پرست قرار دیدیا"
(کتابچہ صد ۱۳، سطر ۲)

ازالہ | یہ جماعت المسلمین پر الزام ہے۔

غلط فہمی | محقق صاحب لکھتے ہیں:۔

"آپ کوئی ایسی دلیل پیش کریں جس سے یہ ثابت ہو کہ مسلم کے علاوہ کوئی اور نام جائز نہیں"

ازالہ | نام تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رکھا البتہ مسلم کے وصف بیان کئے جا سکتے ہیں لیکن کسی وصف کو فرقہ وارانہ امتیازی نام کی حیثیت دینا فرقہ واریت کو جنم دینا ہے۔

غلط فہمی | محقق صاحب لکھتے ہیں:۔

"اگر مذہب صحیح ہو تو مذہب کی مناسبت سے کئی نام ہو سکتے ہیں۔ ناموں کو اتنی اہمیت نہیں"
(کتابچہ صد ۱۵، سطر ۲۰)

ازالہ | نام کی جگہ وصف کیسے لے سکتا ہے؟ نام نام ہے اور وصف وصف ہے۔ ہمارا اعتراض تو یہ ہے کہ کسی وصفی نام کو فرقہ وارانہ امتیازی نام بنا لینا کہاں تک صحیح ہے، محقق صاحب اصل سوال کے جواب سے اعراض کر رہے ہیں جس سے قارئین کو دھوکا ہونے کا امکان ہے۔

محقق صاحب اگر آپ کا مذہب صحیح ہے تو پھر آپ کی جماعت کے فرقے کیسے بن گئے۔ ایک فرقہ کہتا ہے "مقلد مشرک ہے، اس کے پیچھے نماز نہیں ہوگی" دوسرا کہتا ہے "مقلد مشرک نہیں، اس کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے" ایک فرقہ امامت کا قائل، ان کے نزدیک ان کے امام کو نہ ماننے والا جاہلیت کی موت مریگا، دوسرا اس کا منکر۔ ایک تعویذ گنڈے کو شرک کہتا ہے، دوسرا اسے حلال و طیب سمجھتا ہے، یہ سب اہلحدیث ہیں تو بتایئے کونسا مذہب صحیح ہے، اگر ناموں کو اتنی اہمیت حاصل نہیں تو آپ اپنے

کو غبار اہلحدیث کیوں نہیں کہتے۔

مزید برآں اگر یہ صحیح ہے کہ ناموں کو اتنی اہمیت نہیں تو پھر اہلحدیث نام کو اتنی اہمیت کیوں دی جا رہی ہے؟ اگر اہلحدیث نام غیر اہم ہے تو اسے اتحاد کے عظیم مقصد کی خاطر خیرباد کیوں نہیں کہتے، اہلحدیث کے ایک محقق عالم نے کیا خوب تحریر فرمایا ہے:-

"گو اہلحدیث کوئی شخصی نسبت نہیں ہے جیسا کہ دوسرے فرقوں کی بات ہے تاہم اگر اس نسبت کی قربانی دے کر دوسری نسبتوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے تو ذاتی طور پر مجھے اہلحدیث کہلانے پر کوئی اصرار نہیں ہے"

(ماہنامہ محدث لاہور، بابت جمادی الاولیٰ والآخرۃ ۱۴۰۰ھ)

محقق صاحب مندرجہ بالا اقتباس کی روشنی میں اتحاد کی طرف قدم بڑھائیے۔ اہلحدیث شخصی نسبت نہ سہی فرقہ وارانہ نام تو ضرور ہے، فرقوں کو ختم کرنے کے لئے فرقہ وارانہ ناموں کو پہلے ختم کرنا ہوگا۔

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں:-

"بقول آپ کے مسلم اس کا اصلی نام ہے یعنی علم ہے۔ اہلحدیث اس کا وصفی نام ہے یعنی لقب ہے"

(کتابچہ ص ۱۷، سطر ۲۱)

ازالہ لیکن کسی وصفی نام یا لقب کو فرقہ وارانہ نام کی حیثیت نہیں دی جا سکتی، اہلحدیث فرقہ وارانہ نام ہے ورنہ وصفی لحاظ سے تو احناف اور شیعہ وغیرہ بھی اپنے کو اہلحدیث کہنے سے انکار نہیں کرتے۔

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں:-

"اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ..... الخ اگر مسلم عَلَم ہوتا تو انداز بیان یہ نہ ہوتا" (کتابچہ ص ۱۸، سطر ۱۰ و ۱۱)

ازالہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے "هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ" (الحج۔۷۸) اللہ نے تمہارا نام مُسلمین رکھا، لہٰذا مسلم نام عَلَم ہوا لیکن محقق صاحب فرماتے ہیں کہ مسلم عَلَم نہیں۔ بتائیے کس کی مانیں؟ اللہ تعالیٰ کی یا محقق صاحب کی؟

اس آیت میں آگے اللہ تعالیٰ نے مسلمین کے اوصاف نقل کئے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ان اوصاف میں بھی "اہلحدیث" کا ذکر نہیں۔

اگر بقول محقق صاحب مسلم بھی وصفی نام ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نے صرف ایک

صفت کو نام کا درجہ دیا، کسی اور صفت کو نام کا درجہ کیوں نہیں دیا، اللہ تعالیٰ نے کیوں نہیں فرمایا "هُوَ سَمّٰكُمُ الصَّابِرِيْنَ"، "هُوَ سَمّٰكُمُ الْخٰشِعِيْنَ"، "هُوَ سَمّٰكُمُ اَهْلَ الْحَدِيْث"؟ آخر مسلم نام میں اور دوسرے وصفی القاب میں کچھ تو فرق ہے۔

غلط فہمی محقق صاحب فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح اپنے آپ کو مسلم کہنا اور جماعت المسلمین بنانا جائز نہیں۔"
(کتابچہ صـ۱۸، سطر ۱۵ و ۱۶)

ازالہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُوْلُوْا ..... نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ٥ کہو ..... ہم اللہ کے مسلم ہیں۔
(البقرۃ - ۱۳۶)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ ..... نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ٥ کہہ ..... ہم اللہ کے مسلم ہیں۔
(آل عمران - ۸۴)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ٥ (آل عمران - ۶۴)
اگر وہ منہ موڑیں تو ان سے کہہ دو کہ "گواہ رہو کہ ہم تو مسلم ہیں"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ٥
(حٰمٓ السجدۃ - ۳۳)
بات کے لحاظ سے اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے، عمل صالح کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمین میں سے ہوں۔

اللہ تعالیٰ تو فرمائے کہ مسلم کہو اور محقق صاحب فرماتے ہیں کہ مسلم کہنا جائز نہیں، محقق صاحب اگر تحقیق فرماتے تو قرآن مجید سے ہی ان کی تمام الجھنیں دور ہو جاتیں۔

غلط فہمی محقق صاحب فرماتے ہیں:۔

"میں کہتا ہوں اس سمّٰکم کے "کم" سے کون لوگ مراد ہیں، کیا صرف صحابہ یا بعد والے بھی، اگر بعد والے بھی تو پھر کیا آپ اس "کم" میں شامل ہیں یا نہیں۔"
(کتابچہ صـ۲۰ سطر ۱۷ و ۱۸)

ازالہ سوال کیلہے شاہکار ہے، قارئین کرام بتائیں کہ وہ اس "کم" میں شامل ہیں یا نہیں، اگر نہیں ہیں تو کیا پھر وہ مسلم نہیں ہیں۔

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں :۔

"آپ نے اپنے مطلب کے لئے اس کا ترجمہ یوں کیوں کیا کہ "میرے ساتھ سرکشی نہ کرو اور مسلم بن کر میرے پاس آجاؤ" مسلمین کا لفظ یہاں بالکل اپنے لغوی معنوں میں تھا یعنی مطیع و فرمانبردار لیکن آپ نے ترجمے میں مسلم لکھ کر صرف اپنا پوائنٹ بنایا۔"
(کتابچہ صہ ۳۱، سطر ۵ تا ۷)

ازالہ انبیاء علیہم السلام پہلے اسلام کی دعوت دیتے ہیں یا پہلے اپنی سلطنت کو بڑھاتے ہیں؟ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ملکہ کو اسلام کی دعوت دی اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے آتے ہی اسلام قبول کرلیا اور کہا "أَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (النمل ۔ ۴۴) میں نے سلیمانؑ کے ساتھ اللہ رب العالمین کے لئے اسلام قبول کیا، یہ نہیں کہا کہ میں آپ کی مطیع بن کر آئی ہوں۔ یہ آیت اس بات کا قرینہ ہے کہ پہلی آیت میں "مسلم" کے لغوی معنیٰ مراد نہیں ہیں۔

اس آیت کے علاوہ بھی محقق صاحب نے الزام لگایا ہے کہ ہم نے آیتوں کا ترجمہ غلط کیاہے، یہ ان کا اپنا خیال ہے جو کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ اگر ان کو اپنی بات پر اصرار ہے تو وہ بتائیں کہ کیا انہوں نے مندرجہ ذیل آیتوں کا ترجمہ صحیح کیاہے :۔

(۱) إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ — جونہی اللہ کا حکم آئے سب سے پہلے فرمانبرداری تو کر۔
(کتابچہ صہ ۲۴)

خط کشیدہ عبارت کن الفاظ کا ترجمہ ہے؟

(۲) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ — اے نبیؐ پہلے نبیوں کی لائن میں رہیئے۔
(کتابچہ صہ ۱۳)

محقق صاحب نے ہم پر تو غلط ترجمہ کا الزام لگایا ہے اور خود صہ ۲۳ پر قرآن مجید کی آیت بھی غلط نقل کی ہے "رَبِّ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا" ان الفاظ کے ساتھ یہ آیت قرآن مجید میں کہاں ہے؟

غلط فہمی محقق صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔

"سارے قرآن مجید میں اللہ نے ایک دفعہ بھی ہمیں اس نام سے نہیں پکارا...
ثابت ہوا کہ مسلم نام تو ضرور ہے لیکن زندگی کوئی اس نام کا مستحق نہیں"
(کتابچہ صـ۲۲ ، سطر ۱۲ تا ۱۴)

ازالہ آدمی جب اپنا تعارف کراتا ہے تو اپنا نام (عَلَم) ہی لیتا ہے مثلاً اگر کسی شخص کا نام زاہد ہے اور وہ حافظ بھی ہے تو جب وہ اپنا نام بتائے گا تو زاہد ہی بتائے گا۔ زاہد ہی لکھے گا اور زاہد ہی دستخط کرے گا، دوسرے آدمی اگر اس سے چھوٹے درجہ کے ہیں تو اُسے احتراماً حافظ صاحب کہیں گے اور اگر بڑے درجے کے ہیں تو اعزازاً حافظ صاحب کہیں گے، مثلاً اگر ہم کسی حافظ کو اپنے بچوں کو پڑھانے کے لئے ملازم رکھ لیں تو باوجود اس کے کہ وہ ہمارا ملازم ہے ہم اُسے اعزازاً حافظ صاحب ہی کہیں گے، اسی طرح گھر کے خادم کو اعزازاً "بڑے میاں" اور خادمہ کو "بڑی بی" کہنے کا رواج ہے۔
قرآن مجید میں تو اللہ تعالٰی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نام لیکر نہیں پکارا بلکہ منصب نبوت و رسالت سے پکارا اور آپ کی اُمت کو بھی اللہ تعالٰی نے یہ شرف بخشا کہ نام لے کر نہیں پکارا بلکہ وصفی القاب سے پکارا لیکن جب ہم خود اپنا تعارف کرائیں گے تو اپنا نام مسلم ہی لیں گے، وصفی القاب اور قابلیت کا ذکر فخر و تعلّی میں شمار ہوگا جو محقق صاحب کو بھی ناپسند ہے۔ (ملاحظہ ہو کتابچہ صـ۳ ، سطر ۹)

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں:-

"زندگی زندگی کوئی اس نام کا مستحق نہیں کیونکہ فرمانبرداری مکمّل ہونے سے پہلے یہ نام رکھا ہی نہیں جا سکتا"
(کتابچہ صـ۲۲ ، سطر ۱۴)

"مُسلم ہونے کی ڈگری زندگی نہیں ملتی"
(کتابچہ صـ۲۳ ، سطر ۱۳ و ۱۴)

ازالہ محقق صاحب کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو زندگی بھر اپنے کو "مسلم" کہنے کا حق نہیں، محقق صاحب بتائیں کہ پھر اللہ تعالٰی نے کیوں بار بار کہا کہ اپنے کو "مسلم" کہو اور اہلِ کتاب کو بھی اپنے "مسلم" ہونے کا گواہ کر لو، یہ آیات گذشتہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔
محقق صاحب یہ تو بتلائیے کہ اگر ہم اپنے کو مسلم نہیں کہہ سکتے تو کیا "غیر مسلم" کہیں؟ براہ کرم جواب قرآن مجید یا حدیثِ صحیح سے دیجیے۔

غلط فہمی محقق صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔

"یوسف علیہ السلام نے بھی موت کے وقت مسلم ہونے کی دُعا کی، رَبِّ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا ۔ اللہ مجھے مسلم ہونے کی حالت میں موت دینا یعنی مسلم بنا کر مارنا" ......" موت سے پہلے کوئی آدمی مکمل مسلم نہیں ہوتا۔"

(کتابچہ صہ ۲۳ ، سطر ۱۸ - ۲۰)

"جب انبیاء موت تک مسلم ہونے کی دُعا کرتے رہے تو آپ کا زندگی میں مسلم ہونے کا دعویٰ کرنا اور مسلمین کہلانا ، جماعت المسلمین نام کی جماعت بنانا بچکانہ حرکت نہیں تو اور کیا ہے۔"

(کتابچہ صہ ۲۴ ، سطر ۱۵ تا ۱۷)

ازالہ محقق صاحب کی عبارتوں سے ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی زندگی میں مکمل مسلم نہیں تھے ، محقق صاحب تو پھر ان انبیاء علیہم السلام سے تو عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے مسلم ہی اچھے رہے کہ انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ ہم مسلم ہیں :۔

وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔ آپ گواہ رہیے کہ ہم مسلم ہیں۔

(آل عمران ۔ ۵۲)

بلکہ ان انبیاء علیہم السلام سے تو جنات ہی اچھے رہے کہ وہ کہتے ہیں :۔

وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ (جن ۱۴) ہم میں سے بعض مسلم ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے اہل کتاب جو مؤمن ہوئے انہوں نے صاف صاف اعلان کیا :۔

اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ہم تو اس سے پہلے ہی مسلم تھے۔

(قصص ۔ ۵۳)

اشکال اگر یہ اشکال ہو کہ پھر انبیاء علیہم السلام مسلم بننے کی دعا کیوں کرتے تھے اور اس طرح کیوں دُعا کرتے تھے کہ ہمیں بحالت مسلم موت دے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مسلم بننے کی دُعا نہیں کرتے تھے بلکہ مسلم بنائے رکھنے کی دُعا کرتے تھے اور یہ چاہتے تھے کہ موت کے وقت تک ہم مسلم رہیں اور یہ چیز بغیر توفیق الٰہی کے نہیں ملتی ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کرتے تھے "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صراطِ مستقیم پر نہیں تھے ، ضرور تھے لیکن صراطِ مستقیم پر استقامت اور منزلِ مقصود تک پہنچ جانا یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوتا ہے اور

اور اسی توفیق کی آپ دعا کرتے تھے اور کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔

انتباہ آخری

کتابچہ کی بعض باتوں کا ہم نے اس لئے جواب نہیں دیا کہ یا تو وہ علمیت کا شاہکار رہیں مثلاً "اس نام کی جماعت بنانا شرعاً بالکل ناجائز ہے" (ص ۳۱) یا دوسرے لفظوں میں وہی باتیں بار بار دہرائی گئی ہیں۔ قارئین کرام خود ہی فیصلہ کرلیں۔

انتباہ

ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کیماڑی والے سے جماعت المسلمین کا کوئی تعلق نہیں جماعت المسلمین ان کے بعض عقائد سے سخت بیزار ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بحران کو منسوب کرکے سخت گستاخی کی ہے جماعت المسلمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں ذراسی گستاخی کو بھی کفر سمجھتی ہے۔

- ــ کراچی میں جماعت المسلمین کا مرکز ہے۔
- ــ کراچی میں جماعت المسلمین کی کوئی شاخ کسی بھی علاقہ یا محلہ میں نہیں ہے قارئینِ کرام ہوشیار رہیں۔

مسعود احمد
امیرِ جماعت المسلمین